یہی وہ اچھے دن ہیں

چند دن قبل، سہ پہر کے ایک سست اور پر سکون لمحات میں، میں اپنے ایک دوست کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ہماری گفتگو خود بخود گہری اور ذاتی نوعیت کے خیالات کی طرف مڑ گئی۔ نہ چاہتے ہوئے بھی میں نے ایک ایسی بات کا اعتراف کر لیا جو کئی برسوں سے چپکے سے مجھے اندر ہی اندر ستا رہی تھی۔ "میں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ انتظار میں گزار دیا ہے،" میں نے کہا۔

"چیزوں کے سنورنے کا انتظار۔ ہنگاموں کے تھم جانے کا انتظار۔ اپنی زندگی سے لطف اندوز ہونے کے لیے ’مناسب وقت‘ کا انتظار۔"

اسے حیرت نہیں ہوئی۔ در حقیقت، اس نے فوراً اثبات میں سر ہلایا۔ "ہم سب ایسا ہی کرتے ہیں،" اس نے کہا۔ "ہمیں یقین ہوتا ہے کہ ہمارے مسائل ختم ہونے کے بعد زندگی شروع ہو گی۔ مگر ہر دور اپنے ساتھ نئی آزمائشیں لاتا ہے۔ ایسا کوئی دور نہیں جس میں مسائل نہ ہوں۔"

اس کے الفاظ میری توقع سے زیادہ گہرا اثر کر گئے کیونکہ وہ سچ تھے۔

"اور جب ہم انتظار کر رہے ہوتے ہیں،" اس نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا، "ہم ان لمحات کو کھو دیتے ہیں جو ابھی ہمارے سامنے ہو رہے ہیں۔ وہ لمحات جو دوبارہ واپس نہیں آئیں گے۔"

میں خود کو روک نہ سکا اور میرے لبوں سے ایک آہ نکل گئی۔ "میں اپنے بچوں کے بارے میں سوچتا ہوں،" میں نے دھیمی آواز میں کہا۔ "وہ کتنی تیزی سے بڑے ہو گئے۔ مجھے یاد ہے جب میں بہت جوان تھا، کتنا بے صبر... ہمیشہ حالات کے آسان ہونے کا منتظر رہتا تھا۔ ان کے بڑے ہونے کا انتظار۔ معاشی استحکام کا انتظار۔ زندگی میں ایک معمول کا انتظار۔" میں ذرا سا رکا۔ "اور اب جب میرے پوتے پوتیاں ہیں، میں ان کے ساتھ گزرے ہر سیکنڈ سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔ ہر مسکراہٹ، ہر چھوٹی کہانی، ہر بے ترتیب چھوٹا سا لمحہ۔ یہ سب مجھے سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ میں نے پہلے اس طرح زندگی کیوں نہیں گزاری؟"

وہ نرمی سے مسکرایا، ویسی مسکراہٹ جو آپ کسی کو تب دیتے ہیں جب آپ ان کی بات کی گہرائی سمجھ رہے ہوں۔ "دانشمندی دیر سے آتی ہے،" اس نے کہا۔ "جب ہم جوان ہوتے ہیں تو ہر چیز ہنگامی لگتی ہے۔ جب ہم بوڑھے ہوتے ہیں، تب ہمیں احساس ہوتا ہے کہ اصل خزانہ 'وقت' ہے۔ نہ کہ کاملیت (perfection)۔ نہ ہی سہولت۔"

میں نے ایک لمحے کے لیے نظریں چرائیں اور اس کے الفاظ کو اپنے اندر اترنے دیا۔ یہ عجیب ہے کہ میں نے کتنے ہی عام دنوں میں یہ کہہ کر خوشی کو ٹال دیا کہ، 'ایک بار یہ مسئلہ حل ہو جائے، تو میں آخر کار سکون کا سانس لوں گا۔ "تب میں اپنی زندگی سے لطف اٹھاؤں گا۔' لیکن وہ فہرست کبھی ختم نہیں ہوئی۔ وہ 'بعد' کا وقت کبھی نہیں آیا۔

اس نے مزید کہا، "تمہیں ایک مزے کی بات بتاؤں؟ آج کے نوجوان والدین بالکل وہی کر رہے ہیں جو ہم نے کیا۔ مصروف، تناؤ کا شکار، الجھے ہوئے۔ بس انتظار کر رہے ہیں۔ انہیں احساس نہیں کہ یہ وہ لمحات ہیں جنہیں دوبارہ جینے کی وہ ایک دن تمنا کریں گے۔"

اس کے الفاظ نے ایک پرانی یاد تازہ کر دی — میں رات کا کھانا جلدی جلدی کھا رہا تھا کیونکہ مجھے کپڑے تہہ کرنے تھے؛ میں سوتے وقت کی کہانیاں (bedtime stories) جلدی میں سنا رہا ہوں کیونکہ میں بہت تھکا ہوا تھا؛ میں خاندان سے میل ملاقات کے سفر (family trips) کو تیزی سے نمٹا لیتا تھا کیونکہ مجھے اخراجات کی فکر ہوتی تھی۔ بھاگتے، دوڑتے، جلدی کرتے ہوئے... جیسے زندگی کوئی منزل ہو جہاں سب کچھ ٹھیک ہونے کے بعد مجھے پہنچنا تھا۔

اس کے بعد ہم خاموشی سے بیٹھے رہے۔ دو انسان، جنہیں اچانک احساس ہوا کہ ہم نے انتظار کے نام پر زندگی کا کتنا بڑا حصہ جلد بازی میں گزار دیا۔

آخر کار، میں نے نرمی سے کہا، گویا خود سے کوئی وعدہ کر رہا ہوں، "مجھے لگتا ہے کہ میرا انتظار ختم ہو گیا ہے۔ میں اب عام لمحات پر توجہ دینا چاہتا ہوں۔ وہ لمحات جو اتنی آسانی سے ہاتھ سے نکل جاتے ہیں۔"

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ "اچھا ہے۔ کیونکہ زندگی 'بعد' میں شروع نہیں ہوتی۔ زندگی اسی لمحے ان نامکمل، بے ترتیب، پر شور اور خوبصورت لمحات میں گزر رہی ہے جنہیں ہم اکثر نظر انداز کر دیتے ہیں۔"

اور وہیں، میرے اندر کچھ بدل گیا۔ ایک واضح سمجھ۔ ایک دھیمی سی طاقت۔ ایک پر سکون عزم۔

یہی وہ اچھے دن ہیں۔

کسی اور دن نہیں۔

سب کچھ ٹھیک ہونے پر نہیں۔

طوفان گزرنے کے بعد نہیں۔

ابھی۔

بالکل ابھی۔